ایشیا

افغانستان: "افغان، اسلام اور کمیونزم دونوں سے تنگ آچکے ہیں اور عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔" ایک مشنری کا بیان

(ایک مشنری امدادی کارکن مائیک میکیلنڈ (اصلی نام نہیں) کا انٹرویو پلس (PULSE) کے ایک حالیہ شمارے میں شائع ہوا۔ مائیک نے برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کے درمیان گیارہ سال کام کیا ہے۔ اس کا انٹرویو ہم من وعن یہاں شائع کر رہے ہیں۔)

س۔ اس وقت افغان پناہ گزینوں کی صورتِ حال کیا ہے؟

-- اس وقت پاکستان میں تقریباً 40 لاکھ پناہ گزین ہیں اور مزید 15 لاکھ ایران میں مقیم ہیں۔ جنگ سے بچ کر نئے آنے والوں اور پناہ گزینوں کے بیرون ملک رہائش پذیر ہوجانے، نیز بچوں کی پیدائش کی وجہ سے ان کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ پناہ گزینوں کا فوری طور پر گھر واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ روسیوں کی چھوڑی ہوئی بارودی سرنگوں کے باعث ہر سال تقریباً 20 ہزار افغان معذور ہوجاتے ہیں۔ اندرونِ ملک جنگ ابھی تک جاری ہے۔ ان کےلیے واپس جانے میں بہت کم کشش موجود ہے۔

س۔ افغانستان میں مقیم لوگوں کی صورتِ حال کیا ہے؟

-- افغان عوام بالخصوص کابل میں رہنے والوں کےلیے زندگی بہت مشکل اور خطرناک ہے۔ مارچ سے نومبر 1990ء تک شہر پر مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ راکٹوں سے ہر روز 50 افراد بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ ہلاک ہوئے اور ظاہر ہے ہلاک شدگان میں زیادہ تر عام شہری تھے۔ لوگوں کی اکثریت بہت ہی غریب ہے۔ انہیں ہر ماہ 15 ڈالر کے مساوی تنخواہ اور کوپن ملتے ہیں۔ جو اشیائے خوردونوش کی خریداری کےلیے ناکافی ہیں۔ شہری ضروریات کا تمام تر انحصار، بالخصوص موسم سرما میں روس کی بھیجی ہوئی اشیاء پر ہوتا ہے۔ لوگ خوف کی حالت میں رہ رہے ہیں، کے جی بی کی طرز پر قائم افغان تنظیم کے افراد ہر جگہ موجود ہیں۔ اور پراپیگنڈہ زوروں پر ہے۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لوگ اپنے عقیدے کے بارے میں کچھ زیادہ ہی سوچنے اور سوالات پوچھنے لگے ہیں۔ عیسائی، لوگوں تک مقدس تعلیمات پہنچا رہے ہیں۔ تاہم کابل

سے حال ہی میں لوٹنے والے ایک مغربی باشندے نے بتایا ہے کہ ملک میں اس قانون کو دوبارہ نافذ کردیا گیا ہے جس کی رو سے عیسائی بننا یا اسلام سے منحرف ہونا غیر قانونی ہے۔ اس طرح اسلام ایک بار پھر افغانستان کا مذہب بن چکا ہے۔ عیسائیوں کو خدشہ ہے کہ یہ قانون نئے اہل ایمان کےلیے مزید تکلیفوں کا باعث بن سکتا ہے۔

س۔ مقدس تعلیمات کے متعلق افغانوں کا ردعمل کیا ہے؟

-- کچھ افغان سنجیدگی سے خدا کو تلاش کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ان کی اکثریت مسلمان ہے، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر یقین رکھتے ہیں بلکہ اس بناء پر کہ ان پر زبردست سماجی اور ثقافتی دباؤ ہے۔ حقیقت میں بہت سے افغان باشندوں نے مجھے بتایا کہ وہ افغانستان میں بنیاد پرست نہیں تھے لیکن جب وہ پناہ گزین کی حیثیت سے پاکستان آئے تو انہیں اسلام کی سخت گیر صورت سے مطابقت اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ تاہم بہت سے افغان اسلام اور کمیونزم دونوں سے تنگ آچکے ہیں اور وہ خداوند یسوع کی طرف رجوع کررہے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ گذشتہ دس برسوں میں جتنے افغان باشندوں نے خداوند یسوع کی طرف رجوع کیا ہے اس سے پہلے کے ہزار سال میں اس کا عشرِ عشیر بھی متوجہ نہ ہوا تھا۔

س۔ مذہب تبدیل کرنے والوں کو کس قسم کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

-- ایسے لوگ بے پناہ مصائب برداشت کرتے ہیں۔ ان پر تشدّد کیا جاتا ہے ، انہیں قیدوبند میں ڈالا جاتا ہے حتیٰ کہ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ ان میں سے بہت سے دوسرے شہروں بلکہ ملکوں میں فرار ہونے پر مجبور ہوگئے۔ یہاں تک کہ ایسے افغان جو عیسائی نہیں ہیں لیکن اتنے متشدّد بھی نہیں ہیں کہ وہ بنیاد پرستوں کو مطمئن کرسکیں، انہیں گرفتار کرلیا جاتا ہے اور وہ سرے سے غائب ہوجاتے ہیں۔چنانچہ لوگ خوف، بے اعتمادی اور شکوک وشبہات کی فضا میں رہ رہے ہیں - جب کوئی ایمان لاتا ہے تو اسے ان مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔وہ نہیں جانتا کہ کس پر اعتماد کرے۔

س۔ یورپ اور امریکہ کے بعض امدادی کارکنوں کو دھمکیاں دی گئی ہیں بلکہ ان میں سے بعض اغواء بھی کیے گئے ہیں۔ وہ مغربی باشندے کس حال میں ہیں جو افغان عوام تک رسائی کی کوشش کرتے ہیں؟

-- افغانستان میں کارکنوں کو دھمکایا گیا ہے اور کئی تنظیموں کا سازوسامان لوٹا اور تباہ کردیا گیا ہے۔ پشاور میں حفاظتی اقدامات بہت سخت ہیں اور صورت حال کشیدہ ہے۔ ایک

دوست نے حال ہی میں اس پر یوں تبصرہ کیا ہے کہ پشاور میں رہنا ہر روز اپنی زندگی سے جوا کھیلنے کے مترادف ہے۔ صورت حال اس وقت سے خراب ہونے لگی جب ایک امدادی کارکن جان ٹارزویل کو ایک سال قبل اغواء کرلیا گیا تھا۔ تب سے متعدد لوگوں کو بنیاد پرست گروہوں کی جانب سے جان سے مار دینے کی دھمکیاں موصول ہوئی ہیں۔ دباؤ بہت زیادہ ہے، ڈاک کھولی جاتی ہے، فون ٹیپ کیے جاتے ہیں اور گھروں کی مسلسل نگرانی کی جاتی ہے۔ بنیاد پرست گروہوں کے پاس اپنی پولیس اور حفاظتی انتظام ہے جو حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ جب کوئی غیر ملکی کسی افغان سے ملاقات کرتا ہے، اس بات کا امکان ہے کہ اس افغان کو بعد میں ان گروہوں میں سے کسی ایک کی جانب سے طلب کیا جائے اور اس پر الزام لگایا جائے کہ وہ جاسوس ہے یا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ (کچھ امدادی کارکن خلیجی جنگ شروع ہونے کے بعد پشاور چھوڑ کر چلے گئے۔)

س۔ بنیاد پرست جماعتیں، ان افراد پر حملے کیوں کرنا چاہیں گی جو افغانوں کی مدد کرنے کی کوشش کررہے ہیں؟

-- اکثر مسلمانوں کی طرح افغان بنیاد پرست جماعتیں عیسائیوں کے برعکس مذہب کو چھوٹے چھوٹے خانوں میں تقسیم نہیں کرتیں۔ یہاں سیاست، کلچر اور مذہب سب کچھ یک جا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ ان کی خواتین کو تعلیم دینا چاہیں تو وہ یہ خیال کریں گے کہ آپ ان میں عیسائیت پھیلانا چاہتے ہیں۔ چونکہ وہ سیاست کو مذہب سے علیحدہ خیال نہیں کرتے اس لیے وہ سمجھتے ہیں کہ سیاسی ایجنڈا بھی عیسائی امدادی رضاکاروں کے پیشِ نظر ہے۔ مزید برآں گذشتہ دس سال سے پشاور کے جی بی اور سی آئی اے کا مرکز بنا ہوا ہے جو ایک دوسرے کے خلاف جاسوسی کرتی ہیں۔ یہاں بموں کے دھماکے بھی وقفوں کے ساتھ تواتر کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ مزید یہ کہ روسی فوجوں کے افغانستان سے رخصت ہونے کے بعد جنگ بنیاد پرستوں کی توقع کے مطابق نہیں چل رہی۔ اس سے ان میں جو مایوسی اور ذہنی انتشار پیدا ہورہا ہے، اسے وہ مغربی امدادی اداروں پر اتارتے ہیں اگرچہ مغربی گروپوں کے خلاف مدھم مخالفت کی فضا روزِاوّل سے موجود رہی ہے۔

س۔ پشاور اور افغانستان میں عیسائی رضاکار گذشتہ سال کی کشیدگی سے کیسے نبرد آزما ہورہے ہیں؟

-- خطرے کے باوجود عیسائیوں کی پوری کوشش ہے کہ وہ اپنے عقیدے سے وفادار رہیں

اور اپنے عمل سے مسیح کی بھرپور محبت کا اظہار جاری رکھیں۔ لوگ ان کے ساتھ مقدس تعلیمات میں شریک ہورہے ہیں ۔ اور نئے اہل ایمان کی تعداد میں اضافہ کرنے میں ان کی مدد کررہے ہیں۔ لیکن وہ بہت محتاط ہیں تاہم وہاں مواقع موجود ہیں اور دروازہ کھلا ہوا ہے۔

پاکستان: شریعت بل کے خلاف بشپوں کا احتجاج

رومن کیتھولک اور (یونائیٹڈ) چرچ آف پاکستان کے بشپوں نے سینٹ (ایوان بالا) کی طرف سے شریعت بل کی منظوری پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وزیراعظم کے نام اپنے ایک خط میں بشپوں نے کہا ہے کہ شریعت بل کی منظوری ،عیسائیوں پر اسلامی قانون لاگو کرنے کی کوشش ہے، جنہیں پارلیمنٹ میں نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "نمائندگی کے بغیر قانون سازی جبر ہے"۔ انہوں نے بل کو "اظہار خیال اور تعلیم کی آزادی میں مداخلت" قرار دیا۔ (رپورٹ: اکومینیکل پریس سروس)

یورپ/امریکہ

اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلق قائم کرنے کے لیے ویٹیکن پر دباؤ

کیتھولک - یہود تعلقات پر ویٹیکن کے ایک مشیر نے خبردار کیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ کے مسائل کے کسی مجموعی حل سے قبل ویٹیکن نے اگر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کر لیے تو اس سے عرب ممالک میں عیسائی برادریوں کو ان کی متعلقہ حکومتوں کی جانب سے " سخت مشکلات" کا سامنا کرنا پڑے گا۔

روم کے معاون بشپ پیٹرو روسانو نے، جو یہودیوں کے ساتھ مذہبی تعلقات کے ویٹیکن کمیشن کے مشیر ہیں، میلان کے ایک روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ چرچ کو اپنے ارکان کی تشویش پر پوری توجہ کے ساتھ دھیان دینا چاہیے۔ خصوصاً ان ارکان کی تشویش پر جن کا تعلق شام، مصر اور عراق کے ساتھ ہے۔

بشپ روسانو نے کہا ہے کہ ویٹیکن "عرب دنیا کی کیتھولک برادریوں کو نظرانداز کر کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات نہیں قائم کرسکتا۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہولی سی HOLY SEE جب مشرقِ وسطیٰ کے عیسائیوں کی حوصلہ افزائی کررہا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ مل جل کر